جلد ۲۷ | مورخہ ۲۷ محرم الحرام [illegible] | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۶۴

ایڈیٹر صاحب اخبار "وحدت" اور "الامان" کا قتل

غالباً ہندوستانی صحافت کی تاریخ میں یہ اپنی نوعیت کا بالکل پہلا واقعہ ہے۔ کہ مولوی منظہر الدین صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار "الامان" اور "وحدت" دہلی کو ان کے اپنے دفتر میں دن کے بارہ بجے کے قریب نہایت ہی وحشیانہ طریق پر قتل کر دیا گیا۔ اور باوجودیکہ دفتر کا عملہ موجود تھا۔ قاتل فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

مولوی صاحب موصوف قابل اخبار نویس اور سرگرم کارکن تھے۔ جمعیۃ العلماء دہلی۔ اور مجلس احرار کے طریقِ عمل سے جو سراسر جمہور مسلمانوں کے مفاد کے خلاف اور انہیں سخت نقصان پہونچانے والا ہے۔ سخت اختلاف رکھتے تھے۔ اور مردانہ وار ہر موقعہ پر نہ صرف اس کا اظہار کرتے تھے۔ بلکہ بشدت اسے ناکام بنانے کی کوشش بھی کرتے رہتے تھے۔ ان حالات نے ان کی زندگی کو سخت خطرہ میں ڈال دیا تھا۔ اور اس خطرہ کا انہیں خود بھی علم تھا۔ مگر باوجود اس کے وُہ کبھی مرعوب نہ ہُوئے۔ اور کوئی بڑی سے بڑی دھمکی ان کی زبان اور قلم کو "جمعیۃ العلماء" اور "احرار" کا پول کھولنے سے باز نہ رکھ سکی۔ آخر ظالموں کے خنجر کا شکار بن کر انہوں نے ثابت کر دیا۔ کہ جس شر اور فتنہ کے انسداد کے لئے وہ کوشاں تھے۔ اس کے خطرناک اور تباہ کن ہونے میں اگر پہلے کسی کو شک تھا۔ تو اب بالکل دُور ہو جانا چاہیئے۔

ابھی چند ہی دن ہُوئے۔ جبکہ جامع مسجد دہلی سے باہر آتے ہُوئے مولوی صاحب موصوف پر ایک پٹھان طالب علم نے چاقو سے حملہ کیا تھا۔ اور ایک ایسا نعرہ لگایا تھا جس کا مقصد مخالف پارٹی سے مرعوب کرنا تھا۔ اس وقت مولوی صاحب تو بچ گئے۔ البتہ ایک اور شخص کسی قدر مجروح ہو گیا۔ ہجوم نے حملہ آور اور اس کے چند ساتھیوں کی بہت بُری گت بنائی۔

حال ہی میں کسی "حسینی فوج" کے "قائد اعظم" نے جمعیۃ العلماء کے جلسہ سے جو ۶ مارچ کو ختم ہُوا۔ اور جس میں بالفاظ اخبار "الجمعیۃ" "دور دراز کے گوشوں سے علماء نے شرکت کی۔ بنگال۔ آسام۔ بہار۔ اڑیسہ۔ دُوسری طرف پنجاب سرحد سندھ بلوچستان وغیرہ کے تقریباً سات سَو علماء نے ایک جگہ بیٹھ کر ہندوستان کے اور بالخصوص مسلمانوں کے الجھے ہُوئے مسائل پر غور کیا" واپس آتے ہُوئے ایک موقعہ پر کہا:۔ "وحدت" اور الامان کا معیارِ صحافت ننگِ صحافت ہے۔ اور غالباً اس کو اس کے مشہور و معروف مالک و ایڈیٹر المحاج مولانا محمد منظہر الدین بھی بخوبی سمجھتے ہیں" (زمزم ۱۵۔ مارچ)

اس قسم کی باتوں سے اگرچہ کسی یقینی نتیجہ پر پہونچنا ممکن نہیں۔ تاہم اتنا ضرور معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مولوی منظہر الدین صاحب کو کس طرف سے خطرہ لاحق تھا۔ اس خطرہ کو حقیقت میں تبدیل کر دینے والا خواہ کوئی ہو۔ اس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ کہ یہ کسی پارٹی کی سوچی سمجھی ہوئی منصوبہ بازی کا نتیجہ ہے۔ اور اس طرح ایک ایسی رسم جاری کی گئی ہے۔ جو مسلمانوں کی بدبختی میں بہت کچھ اضافہ کر سکتی ہے۔ دراصل یہ نتیجہ ہے ان لوگوں کی غلط آرائیوں کا جو مذہب کے بارہ میں ہر قسم کا تشدد جائز سمجھتے ہیں۔ اور گو وُہ منہ سے اس کے اظہار کی جرأت نہ کریں۔ لیکن ان نوجوان طالبعلموں کو جو ان کے دستِ نگر ہوتے ہیں۔ اس قسم کی تعلیم دیتے ہیں۔ کہ وہ مخالف رائے اور مخالف عقائد رکھنے والوں کے مقابلہ میں دلائل کی بجائے تشدد سے کام لینا خدمتِ دین سمجھتے ہیں۔ ہم نے ہمیشہ اس قسم کے حادثات کی مذمت کی ہے۔ جبکہ کسی مسلمان نے کسی غیر مسلم کی کسی ناشائستہ حرکت سے مشتعل ہو کر قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور اب بھی اس تازہ حادثہ کو سخت ناپسندیدگی اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ خاصکر اس وجہ سے کہ اس کے نتیجہ میں مسلمانوں میں خانہ جنگی شروع ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اس خطرہ کو اسی طرح روکا جا سکتا ہے۔ کہ ایک تو ان لوگوں کے خلاف جو اس حادثہ کے ذمہ دار ہیں۔ نفرت کا اظہار کیا جائے۔ اور دوسرے اس بات پر بہت زور دیا جائے۔ کہ اسلام رائے کے اختلاف کی بنا پر کسی قسم کے تشدد کو قطعاً جائز نہیں رکھتا۔ اور اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والوں کو چاہیئے۔ کہ تشدد اور ظلم سے کام لے کر اسے بدنام نہ کریں۔ ان لوگوں کو جو اسلام کے اجارہ دار بنے ہُوئے ہیں۔ اگر شامتِ اعمال اجازت دے۔ تو وُہ دیکھیں کہ ان کے غلط عقائد اور ناجائز اعمال نے جس قدر اسلام کو نقصان پہنچایا ہے اتنا بڑے سے بڑے مخالفین نے نہیں پہونچایا۔ اور آج یہ حالت ہے۔ کہ اسلام اپنے مخلص اور سچے خادموں کا بے حد ضرورت مند ہے۔ پس ہر وہ بات جسے اسلام پسند نہیں کرتا۔ اس کے قریب تک نہیں جانا چاہیئے۔ اور اگر کوئی

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج پونے ۵ بجے شام سندھ جانے کے لئے بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

آج ۹ بجے شب حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی صدارت میں تقریری مقابلہ کے لئے جامعہ احمدیہ کی طرف سے انعامی جلسہ کیا گیا جسمیں جامعہ احمدیہ۔ مدرسہ احمدیہ۔ مجلس ارشاد اور مجلس خدام الاحمدیہ کے نمائندوں نے دیانت کی اہمیت پر دس دس منٹ تقریریں کیں۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق وقیع الزمان صاحب مدرسہ احمدیہ اول اور بدر سلطان صاحب مجلس ارشاد دوم رہے اور انعامات حاصل کئے ؛

خان مسعود احمد خانصاحب کی صحت اور کامیابی کیلئے دُعا

مالیر کوٹلہ سے سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حرم حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طرف سے ایک مکتوب موصول ہوا ہے۔ جس میں وہ تحریر فرماتی ہیں۔ کہ ان کا بچہ مسعود احمد خان سلمہ اللہ تعالےٰ جو دہلی میں تعلیم پاتا ہے بہت کمزور ہو گیا ہے۔ بار بار کوئی نہ کوئی شکایت ہو جاتی ہے۔ ادھر بی۔ اے کا امتحان قریب آ رہا ہے مخلصین جماعت دعا کریں کہ خدا تعالےٰ خان مسعود احمد خان صاحب کو اپنے فضل و کرم سے صحت بخشے۔ اور کامیابی عطا کرے ؛

دیہاتی مبلغ مدرسین کی ٹریننگ کی سکیم

جلسہ سالانہ ۱۹۳۸ء کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے دیہاتی مبلغین کی ٹریننگ کے لئے ایک نہایت ضروری سکیم بیان فرمائی تھی کہ ان کو تعلیم کے علاوہ عملی زمیندارہ کام اور طب وغیرہ سکھلائی جائے گی۔ یہ سکیم خدا تعالےٰ کے فضل سے مجلس مشاورت ۱۹۳۹ء کے بعد شروع ہونے والی ہے۔ کورس چھ ماہ کا ہوگا۔ اس سکیم کے ماتحت احمدی دوست اپنے طور پر یا کوئی جماعت اپنے نمائندہ کو تعلیم دلانا چاہے تو وہ اپنی درخواست انچارج تحریک جدید قادیان کے نام ارسال کر دے۔

ایسے دوست جو اپنے طور پر اس سکیم کے ماتحت تعلیم حاصل کرنا چاہیں۔ ان کو اپنا خرچ خود برداشت کرنا ہوگا۔ اور امید ہے کہ اس سکیم کے ماتحت کام سیکھنے کے بعد وہ اپنے اپنے علاقہ میں اچھا کام کر سکیں گے۔ یعنی جماعت کی تربیت یا مدرسہ کے اجراء میں کامیاب ہوں گے ؛

انچارج تحریک جدید قادیان

آل انڈیا نیشنل لیگ کے زیر اہتمام لاہور میں ایک علمی مناظرہ

۱۱ مارچ کو وائی ایم سی اے ہال لاہور میں آل انڈیا نیشنل لیگ کے زیر اہتمام ایک دلچسپ علمی مناظرہ اس موضوع پر ہوا کہ "ہندوستان کی قومی زبان اردو ہونی چاہیئے"۔ جلسہ کے صدر رائے بہادر مکند لال پوری ایم۔ ایل۔ اے ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ تھے۔ موضوع کے مثبت پہلو پر چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر۔ مسٹر اگنی ہوتری صاحب بیرسٹر اور خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے نے اور منفی پہلو پر مسٹر آر۔ ایل کھوسلہ بیرسٹر۔ ملک الہ دین صاحب بیرسٹر اور مسٹر ٹیک چند صاحب بیرسٹر نے تقریریں کیں۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ تقریروں کو دلچسپی سے سنا گیا اور مناظرہ کے بعد مختلف خیالات اور آراء کو سننے سے معلوم ہوا کہ موضوع کے مثبت پہلو پر جو تقریریں ہوئیں۔ وہ زیادہ مدلل اور معقول تھیں۔

خلیل احمد صاحب ناصر کی تقریر بلحاظ دلائل طرز بیان اور روانی بہت کامیاب رہی۔ ایک بہت خوشکن پہلو اس مناظرہ کا وہ خوشگوار اور دوستانہ فضا تھی جس میں یہ مناظرہ منعقد ہوا۔ جناب صدر رائے بہادر مکند لال صاحب پوری نے اپنی اختتامی تقریر میں مناظرہ کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا۔ آخر میں شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے صدر آل انڈیا نیشنل لیگ کی طرف سے مقررین حاضرین اور صدر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اور اعلان کیا کہ آل انڈیا نیشنل لیگ کے زیر اہتمام آئندہ باقاعدہ طور پر علمی موضوعات پر ایسی مجالس منعقد ہوا کریں گی۔ (نامہ نگار)

احباب وی۔پی وصول فرمالیں

حسب اعلان مطبوعہ الفضل ۴۸ و ۴۹ جن احباب کی طرف سے ۸ مارچ ۱۹۳۹ء تک چندہ کی رقوم وصول نہیں ہوئیں۔ یا جنہوں نے وی۔پی روکنے کے متعلق کوئی اطلاع نہیں دی۔ ان کے نام ۱۵ مارچ کو وی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ تکلیف اٹھا کر بھی وصول فرمالیں۔ جن احباب کی طرف سے وی۔پی روکنے کے متعلق ۸ مارچ کے بعد اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان کے وی۔پی روکے نہیں جا سکے۔ ان کو بھی چاہیئے کہ وی۔پی وصول فرمالیں ؛

خاکسار مینیجر الفضل

قادیان میں احرار کا ایک نیا ہنگامہ

قادیان ۱۷ مارچ۔ احباب کو معلوم ہوگا کہ ۱۹۳۵ء میں عیدگاہ کے متصل خسرہ ۳۶۱ جو صدر انجمن احمدیہ کی زمین ہے اس میں بعض فتنہ انگیزوں کی شہ پر احرار نے قبریں بنائی تھیں۔ جن میں سے دو تین اصلی قبریں تھیں۔ اور باقی مصنوعی احراری خسرہ پر قبضہ کرنے کے بہانہ سے محرم الحرام کے ایام میں ان مصنوعی قبروں پر مٹی ڈالنا چاہتے تھے۔ مگر جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے اس امر کی اجازت نہ دی۔ علاقہ مجسٹریٹ پنڈت چاند نرائن صاحب نے احرار کو بارہا سمجھایا۔ مگر انہوں نے ان کی نصیحت پر کوئی کان نہ دھرا۔ چنانچہ آج عمر الدین خوجہ نے جو قادیان کا باشندہ ہے اور امرتسر میں کسی سکول میں ملازم ہے۔ احراریوں کی مسجد میں آ کر پبلک کو اکسایا۔ اور ۲۴ جمعہ سے ۲ گھنٹے قبل شہر میں یہ ڈھنڈورا پٹیا گیا۔ کہ آج قبروں پر مٹی ڈالی جائیگی۔ اور مٹی ڈالنے کے لئے ایسے لوگ آئیں جو قید و بند کی پرواہ نہ کریں۔ چنانچہ نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں بھی لوگوں کو خوب بھڑکایا گیا۔ اور نماز جمعہ سے فارغ ہوتے ہی قادیان کے مقامی غیر احمدی اور باہر سے آئے ہوئے چند فتنہ انگیز احراریوں نے اکٹھے ہو کر عیدگاہ کا رخ کیا۔ جس کے ملحق خسرہ ۳۶۱ ہے۔ علاقہ مجسٹریٹ صاحب احراریوں کے منصوبہ سے اطلاع پا کر قبل از وقت وہاں پہنچ چکے تھے۔ اور انچارج تھانہ بٹالہ بھی پولیس گارد کے ہمراہ موقعہ پر موجود تھے۔ آخر احراریوں میں سے ۲۰ کس کو زیر دفعہ ۱۰۷ گرفتار کیا گیا۔ یہ دیکھ کر باقی احراری منتشر ہو گئے ؛

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاندانی ترقی

۱۵ مارچ کے جلسہ میں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق جو مختصر تقریر فرمائی اور جس کا ذکر ۱۷ مارچ کے "الفضل" میں کیا جا چکا ہے۔ اسے ذرا تفصیل کے ساتھ قلم بند کر کے آپ نے ارسال کیا ہے۔ جو درج ذیل کی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

میرا مضمون حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہما السلام کی خاندانی ترقی کے متعلق ان چند منٹوں میں کچھ بیان کرنا ہے۔ سب سے اول میں ان پیشگوئیوں کو لیتا ہوں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ترقی کے متعلق بیان فرمائی ہیں:۔

پیشگوئیاں

۱۔ تیرا گھر برکت سے بھرے گا۔ اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا۔ اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی۔ اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا۔ اور برکت دوں گا۔ اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی۔ تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی:۔

۲۔ الہامی دعا:۔ رب لاتذرنی فرداً وانت خیر الوارثین۔ (یہ اس وقت کا الہام ہے۔ کہ آپ کی پہلی بیوی اور پہلے لڑکے مخالف تھے۔ اور آپ واقعی دنیا میں اکیلے اور بے وارث نظر آتے تھے)

۳۔ ینقطع اٰباءک ویبدء منک۔ یعنی تیرے باپ دادوں کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا۔ اور تجھ سے ایک خاندان کا نیا سلسلہ شروع ہوگا۔ اس الہام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سلسلہ نیک لوگوں کا ہوگا۔ اگر وہ بھی برے ہوں گے۔ تو یہ پیشگوئی۔ اور خوشخبری بالکل لغو اور فضول ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوسری شاخوں کو برا اور بے کار سمجھ کر مٹا دیا۔ لیکن یہ غضب کیا کہ ان سے زیادہ بدتر لوگ ان کی جگہ قائم کر دیئے!!!

اپنی نسل کی ترقی

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ساری پرانی شاخیں کاٹ دیں۔ سوائے حضور کی اپنی نسل کے اور سوائے حضور کے خاندان کے ان لوگوں کے جو حضور کے دامن کے نیچے آ گئے۔ اور پھر اس شاخ کو ترقی دینی شروع کی۔ اور ہمارے دیکھتے دیکھتے آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صلب سے ستر متنفس زندہ موجود ہیں۔ جن میں سے سینتیس ۳۷ مرد اور تینتیس ۳۳ عورتیں ہیں۔ اسی طرح آج جو پچیس سالہ جوبلی کا دن ہے۔ حضرت خلیفہ ثانی کی صلبی اولاد پچیس نفوس ہیں۔ یعنی تیرہ لڑکے۔ نو لڑکیاں۔ ایک پوتا۔ ایک نواسہ اور ایک نواسی:۔

دوسری ترقی بذریعہ پرانے خاندان کے افراد کے

یعنی علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اپنی صلبی نسل کے حضور نے اپنے خاندان کو مزید ترقی اس طرح دی۔ کہ جو لوگ حضور کے خاندان میں تو تھے۔ مگر مخالف اور احمدیت سے الگ تھے۔ ان کو اپنی قوت قدسی سے احمدیت کے اندر کھینچ لیا۔ مثلاً مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم۔ عمالقہ کی اولاد۔ تائی صاحبہ عزیز بیگم صاحبہ زوجہ مرزا افضل احمد مرحوم۔ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے خاندان کے کئی افراد۔ یہ سب لوگ خلافت ثانیہ میں جماعت میں داخل ہوئے۔ اور یہ وہ بڑے بڑے جن تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مخالف بلکہ اشد مخالف تھے اور قابو میں نہ آتے تھے۔ غرض یہ جن اسی طرح مطیع کر لیئے۔ جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ کے چھٹے ہوئے جن حضرت سلیمان علیہ السلام نے مطیع کئے تھے:۔

تیسری ترقی
قادیانی خاندان کی ترقی

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک تیسری خاندانی ترقی کی۔ وہ ہے قادیان میں جماعت احمدیہ کے ایک حصہ کو جمع اور آباد کیا۔ قادیانی مہاجرین کا رشتہ حضور سے صرف روحانی نہیں ہے۔ جیسے باہر کے احمدیوں کا بلکہ نیم جسمانی اور نیم روحانی رشتہ ہے۔ اور ان کے تعلقات حضور سے مثل اپنے خاندانی بزرگ کے ہیں۔ سو جس قدر نئے محلے اور نئی آبادی یہاں موجود ہے۔ وہ بھی حضور کا ایک خاص خاندان ہے۔ جس کا نام اصحاب الصفہ ہے۔ اور جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی تھی۔ میرے دیکھتے دیکھتے قادیان کی آبادی ڈیڑھ ہزار افراد سے قریباً دس ہزار افراد تک پہنچ گئی۔ اور سات آٹھ وسیع محلے بالکل نئے آباد ہو گئے:۔

چوتھی ترقی
روحانی خاندان کی ترقی

جماعت احمدیہ روحانی ذریت ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے خلفاء کی۔ اس روحانی خاندان کی ترقی حضور کے عہد میں دو طرح ہوئی۔ ایک تو تعداد کے لحاظ سے جماعت کی ترقی۔ جس کا اندازہ مبایعین کی فہرستوں سے ہو سکتا ہے۔ جو ہمیشہ "الفضل" میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

دوسری ترقی بموجب پیشگوئی:۔ "تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی" وہ ترقی ہے۔ جو علاوہ جماعت احمدیہ کی عام ترقی کے مختلف غیر ممالک میں اس سلسلہ کے قائم ہونے کے متعلق ہے۔ اور اس کے ماتحت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زمانہ میں انگلستان امریکہ۔ مصر۔ فلسطین۔ جاوا سماٹرا ماریشس۔ افریقہ۔ عرب و شرقی وغیرہ میں نئی جماعتیں پیدا ہوئیں:۔

حضور کے اپنے خاندان کی علمی ترقی

ایک بیٹا مولوی فاضل۔ اور آکسفورڈ کا بی۔ اے۔ آنرز۔ دوسرا بیٹا مولوی فاضل بی۔ اے۔ تیسرا ایم بی۔ بی ایس میں تعلیم پاتا ہے۔ باقی چھوٹے سب مدرسہ احمدیہ میں دینی تعلیم میں مصروف ہیں۔ ایک داماد بی۔ اے آئی۔ سی۔ ایس۔ ایک بھتیجا گریجوایٹ۔ اور بیرسٹر۔ علاوہ ازیں آپ کے خاندان کی لڑکیاں بعض میٹرک پاس ہیں۔ اور دینیات کالج میں پڑھتی ہیں بعض مولوی ہیں۔ بعض ادیب۔ بعض ایف۔ اے۔ اور بعض امسال بی اے میں جا رہی ہیں:۔

حضور کے روحانی خاندان کی ترقی
علم عزت اور وجاہت میں

حضور کی توجہ سے سینکڑوں سے اوپر تو مولوی فاضل ہو گئے۔ اور بہت سے فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ کے علماء ایک لشکر گریجوایٹوں کا ہے کہ کئی عورتیں گریجوایٹ اور بی۔ ٹی اور لیڈی ڈاکٹر ہیں۔ ڈپٹی کمشنر۔ انجنیر۔ وکیل بیرسٹر۔ معزز سرکاری ملازم۔ معزز تجار۔ اور معزز زمیندار حضور کی جماعت میں داخل ہیں۔

پھر سر ظفر اللہ خان صاحب ہیں۔ جنہیں سب لوگ جانتے ہی ہیں۔ اور ان کے متعلق تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک رویا مشہور ہے۔ کہ حضور نے انہیں اپنے بیٹے کی طرح دیکھا۔ اور سر پر ہاتھ پھیرا۔ اس طرح وہ بھی حضور کے خاندان میں داخل ہیں:۔

حضور کی اور حضور کے خاندان کی مالی ترقی

راجپورہ کی زمین اور سندھ کا تیس میل لمبا علاقہ اس پر شاہد ہے بکانات شاہد ہیں

مثلاً قصر خلافت۔ بیت الحمد اور مسجد اقصےٰ کے قریب کے مکانات۔ مالی ترقی اس طرح بھی ثابت ہے۔ کہ حضور اور حضور کے خاندان کے چندے سب لوگوں سے زیادہ ہوتے ہیں خواہ تحریک جدید کے ہوں خواہ کسی اور دینی تحریک کے۔ اس سے نہ صرف مالی ترقی بلکہ مالی قربانی کی رُوح بھی نہایت نمایاں نظر آتی ہے۔

حضور کے روحانی خاندان کی مالی ترقی

قادیان کے مکانوں کی حیثیت دیکھ لو۔ اور اس چندہ کو دیکھ لو جو سنہ ۱۹۱۴ء میں آیا تھا۔ اور اب سنہ ۳۸ء میں آیا ہے۔ میرے خیال میں قریباً دس گنے کا فرق ہے۔

علمی ترقی

جس قدر نئے اور اچھوتے مضامین پر حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریریں اور تحریریں موجود ہیں۔ اور جس قدر قرآن مجید کے حقائق اور معارف حضور نے بیان فرمائے ہیں۔ وُہ میرے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد صرف آپ ہی کا حصہ تھا۔ اور اگر غور کیا جائے تو گزشتہ اولیاء اللہ اگر زندہ ہوتے تو حضور کے آگے زانوے ادب تہ کرتے۔

مذہبی اور اخلاقی ترقی خاندان کی

جو تغیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ ثانی نے اپنے خاندان کی مذہبی اور اخلاقی حالت میں پیدا کیا ہے اگر میں اسے ذرا بھی کھول کر بیان کروں تو لوگ حیران ہو جائیں۔ مگر یہ ایک الگ اور لمبا مضمون ہے۔

یہ خاندان حق پر ہے

اب حضرت خلیفہ ثانی اور حضور کے سب خاندان کے حق پر ہونے کی الہامی دلیل بھی نوٹ کر لیں۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نہایت خطرناک بد دعا اپنے لئے اور اپنے سب متعلقین اور اولاد کے لئے کی ہے۔ جس میں یہ مصرعہ آتا ہے۔ ؎

آتش افشاں بر در و دیوار من

اس میں خدا سے التجا کی ہے۔ کہ اگر میں جھوٹا ہوں۔ اور تیرے دین کو برباد کرنے والا ہوں تو مجھے اور میری سب اولاد کو تباہ کر دے۔ اب اگر حضور کی سب اولاد دین اسلام اور احمدیت کو برباد کرنے والی ہو گئی ہے تو خدا تعالیٰ کو لازم تھا کہ اس بد دُعا کا اثر ان پر دکھاتا۔ نہ یہ کہ الٹا ان کو ترقی دیتا اور ان کی تائید و نصرت کرتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وُہ سب حق پر جمع ہیں۔

(۲) اسی طرح حضور کا ایک الہام ہے

من اعرض عن ذکری نبتلیہ بذریۃ فاسقۃ ملحدۃ یمیلون الی الدنیا ولا یعبدوننی شیأ

(تذکرہ صـ۲۱۹) یعنی جو میرے ذکر سے روگردان ہوگا۔ ہم اس کی اولاد کو فاسق اور ملحد کر دیں گے۔ اور ایسی اولاد خدا کی عبادت نہیں کرے گی۔ بلکہ دنیا میں گر پڑیں گے۔ اس کلام الٰہی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر (بقول غیر مبایعین) حضرت خلیفہ ثانی اور حضرت مسیح موعودؑ کی تمام اولاد گمراہ اور بدکار اور گمراہ کنندہ ہیں تو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی کبھی راستباز نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ بری اور فاسق اور دنیا دار اولاد اس بات کی سزا ہے۔ کہ ان کا باپ خود بے ایمان ہو۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو راستباز سمجھتے ہو۔ تو کبھی ان کے لئے وُہ ذلت اور سزا تجویز نہ کرو۔ جو خدا نے بے ایمانوں کے لئے فرمائی ہے۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ پیغامی سر غنے کہتے تھے۔ کہ حضورؑ جماعت کا روپیہ ناجائز خرچ کرتے ہیں۔ ان سے حساب لیا جائے۔ اسی طرح اب کہتے ہیں۔ کہ جماعت کا روپیہ سیاسیات اور ناجائز امور پر خرچ ہوتا ہے حالانکہ قرآن مجید میں خدا نے حضرت سلیمان کو مخاطب کر کے فرمایا ہے ھذا عطاؤنا فامنن او امسک بغیر حساب۔ یہ ہماری بخشش ہے خواہ اسے دے خواہ روک رکھ۔ تجھ پر اس کے حساب کی ذمہ داری نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء سے حساب نہیں لیا جا سکتا۔ اور جو مانگتا ہے۔ وُہ خود خدا کی سنت اور قرآن کے احکام سے ناواقف ہے۔ خواہ دنیا کے سامنے وہ مفسر اور مترجم قرآن ہی بنتا پھرے۔ دوسرے یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں سلیمان کہا گیا ہے۔ اس لئے حضور پر بھی اخراجات کے متعلق کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اور فامنن او امسک بغیر حساب کا حکم حضور پر بھی حاوی ہے۔

احمدیہ جھنڈے کے متعلق مشورہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حیدر آباد دکن سے ایک دوست نے احمدیہ جماعت کے لئے ایک جھنڈے کی تجویز پیش کی تھی۔ حضور نے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر فرمائی۔ جس کے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب عزیز مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے (آکسن) اور خاکسار ممبر ہیں۔ ہم نے احادیث نبویہ کا تتبع کر کے یہ معلوم کیا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کا جھنڈا کالے رنگ کا اور مستطیل تھا اس لئے ہم نے فی الحال یہ تجویز کیا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل شکل کا جھنڈا ہو۔ جس کے کپڑے کی زمین کالی ہو۔ اور اس میں منارۃ المسیح اور بدر کامل یعنی چودھویں کے چاند کی تصویر سفید ہو۔

لیکن یہ تجویز ابھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش نہیں کی گئی۔ اور ہماری سب کمیٹی چاہتی ہے۔ کہ احباب احمدیہ جھنڈے کے متعلق اپنے اپنے مشورہ سے مستفید فرمائیں۔ مثلاً یہ کہ

(۱) کیا کیا موزون ڈیزائن ہو سکتے ہیں۔

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی الہام جیسا کہ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ یا یہ کہ ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ وغیرہ اوپر لکھے جائیں یا کوئی اور آیت قرآنیہ لکھی جائے۔

(۳) علاوہ چودھویں کے چاند اور منارہ کے کوئی اور تصویر بھی اوپر ہو یا نہ ہو۔

غرض اس جھنڈے کے متعلق جو کسی اہل مذاق کو تجویز کرنا ہو اس سے مجھے خط کے ذریعہ اطلاع دی جائے۔ تاکہ ہم سب تجاویز پر غور کر کے کوئی احسن صورت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کریں۔

خاکسار۔ سید محمد اسحاق

اعلانات

لاہور، امرتسر اور بٹالہ کی احمدی جماعتوں کو اطلاع

خلافت جوبلی فنڈ کی مرکزی کمیٹی نے لاہور امرتسر اور بٹالہ ہر سہ شہروں کی جماعتوں سے خلافت جوبلی فنڈ کے وعدے لینے اور وصول کرنے کی نگرانی کا کام خاکسار کے سپرد کیا ہے۔ اور میری مدد کے لئے منشی محمد دین صاحب ملتانی مختار عام صدر انجمن احمدیہ کو میرے ساتھ لگایا گیا ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ میں ہر سہ شہری جماعتوں کے ممبران اور کارکنان اور افسران متعلقہ سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اچھی طرح مطلع ہو جائیں۔ کہ شہر لاہور کے ذمہ مرکزی کمیٹی نے خلافت جوبلی فنڈ کا چندہ ستائیس ہزار روپیہ اور امرتسر شہر کے ذمہ چار ہزار روپیہ اور بٹالہ شہر کے ذمہ ایک ہزار روپیہ لگایا ہے۔ اور یہ مطابق اس قاعدہ کے ہے جس کی رو سے قادیان اور باقی تمام جماعتوں سے یہ چندہ وصول کیا جا رہا ہے۔ اور اس میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں ہو سکتی۔ میرے اس اعلان کو پڑھتے ہی تینوں شہروں کے متعلقہ کارکن اپنے اپنے حلقہ کے تمام احمدیوں سے وعدوں کی فہرست بھجوا دیں تاکہ میں دیکھ سکوں وہ وعدے مطابق قاعدہ کے ہیں۔ یا نہیں۔ نیز اب وصولی بھی مکمل ہو جانی چاہیئے۔

ناظر ضیافت

نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق اعلان

اکثر جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے ابھی تک نمائندگان مجلس مشاورت کی اطلاع نہیں ملی۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ جلد سے جلد انتخاب نمائندگان کی اطلاع دفتر ہذا میں بھجوائیں۔ نمائندگان اپنی جماعت میں صاحب اثر اور بارسوخ ہوں۔ ان کے ذمہ چندہ کا بقایا نہ ہو۔ سوائے اس کے کہ دفتر متعلقہ سے اجازت حاصل کر لی ہو۔ اسلامی شعار داڑھی رکھتے ہوں۔ طالب علم شوریٰ کا نمائندہ نہیں بن سکتے

پرائیویٹ سکرٹری

چندہ جلسہ سالانہ کا بقایا دار بھی مجلس مشاورت کا نمائندہ نہیں ہو سکیگا

احباب کو معلوم ہے۔ کہ گذشتہ مجلس مشاورت سے چندہ جلسہ سالانہ کو بھی لازمی چندہ قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے جو شخص چندہ جلسہ سالانہ کا بقایا دار ہوگا۔ خواہ اس کے ذمہ دوسرے مستقل لازمی چندوں کا بقایا نہ بھی ہو۔ تو بھی وہ بقایا دار متصور ہوگا۔ اور اس چندہ کے بقایا کی وجہ سے مجلس مشاورت کا نمائندہ منتخب نہ ہو سکے گا۔

چندہ عام اور حصہ آمد کے بقایا دار کی پہلے تشریح ہو چکی ہے۔ کہ شہری جماعتوں کا وہ بقایا دار متصور ہوگا۔ جس کے ذمہ تین ماہ سے زیادہ کا چندہ واجب الادا ہو۔ اور دیہاتی انجمن کا وہ جس نے ایک سال کا چندہ نہ دیا ہو۔ یا مرکز سے مہلت نہ حاصل کر لی ہو۔ اب جلسہ سالانہ کے بقایا دار کی یہ تعریف کی جاتی ہے۔ کہ جس نے تاریخ انتخاب تک مقررہ شرح سے تین چوتھائی چندہ ادا نہ کر دیا ہو۔ یا نظارت ہذا سے مہلت حاصل نہ کر لی ہو۔ وہ بقایا دار متصور ہوگا۔

ناظر بیت المال قادیان۔

احمدی جماعتیں سالانہ بجٹ پورے کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ "آپ لوگ پہلی جماعت نہیں ہیں۔ جن کو خدا کے لئے قربانیاں کرنی پڑی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ سے فرماتے ہیں۔ تم سے پہلے لوگوں کو دین کے لئے آروں سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا گیا۔ اور انہوں نے

اف تک نہ کی۔ صحابہ کا نمونہ آپ لوگوں کے سامنے ہے۔ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کے ارشادات کو جس اخلاص سے سنا۔ اور اس پر عمل کیا۔ تاریخ کے صفحات اس پر شاہد ہیں۔ بندوں کی شہادت کے علاوہ خدا تعالےٰ کی شہادت بھی ان کو حاصل ہے۔ فرماتا ہے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ خدا ان سے راضی ہو گیا۔ اور وہ خدا سے راضی ہو گئے۔"

"آج وہی بوجھ آپ لوگوں کے کندھوں پر رکھا گیا۔ وہی امانت آپ کے سپرد کی گئی ہے اور آپ کی کمزوری کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ نے اس بوجھ کو لمبے زمانہ میں پھیلا دیا ہے۔ مگر کیا آپ نے اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے پوری تیاری کی ہے۔ یہ سوال ہے۔ جس کا جواب اگر آپ اپنے ایمان کو بچانا چاہتے ہیں۔ آپ کو فوراً دینا چاہیئے۔"

"یہ بڑھتا ہوا بوجھ گذارہ میں سخت تنگی کئے بغیر نہیں اٹھایا جا سکے گا۔ پس جو چاہتا ہے۔ کہ اس امتحان میں کامیاب ہو۔ اسے چاہیئے۔ کہ اپنے بیوی بچوں کو اپنا ہم خیال بنائے اور اپنے خرچوں میں تنگی کرے۔ تاکہ یہ بوجھ اٹھ سکے۔ جو لوگ ایسا نہ کریں گے۔ وہ اپنی ناکامی پر اپنے ہاتھوں سے مہر لگائیں گے۔ العیاذ باللہ۔"

نیز فرمایا "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن کا راستہ پل صراط قرار دیا ہے۔ جو جہنم پر بندھا ہوا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اس پل پر جو ٹھہرا۔ سیدھا جہنم میں گیا۔ یہ کیسا خطرناک انجام ہے۔ یہ کیسا بھیانک خاتمہ ہے۔ خدا اس سے ہر شخص کو محفوظ رکھے آمین۔"

یہ اقتباسات حضور کے "پیام امام جماعت احمدیہ کے نام" سے لئے گئے ہیں۔ جو اخبار الفضل کے کئی پرچوں میں چھپ چکا ہے۔ احباب نے علاوہ عام چندوں یا وصیتوں کے تحریک جدید اور جوبلی کے چندے بھی اپنے اوپر واجب کئے ہیں۔ ان سب چندوں کو ملا کر یہ سال مالی قربانی کے لحاظ سے مالی امتحان کا سال ہے۔ اس میں وہی کامیاب ہو سکتا ہے۔ جس نے حضور کے ارشاد کے بموجب سخت تنگی میں گذارہ کرنے کا تہیہ کر لیا ہو۔ اور اپنے اہل وعیال کو بھی ہم خیال بنا لیا ہو۔

مالی سال حال کے ختم ہونے میں بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ مگر ابھی تک بہت سی جماعتوں کی طرف سے بقائے ہیں۔ اس لئے حضور کے ارشاد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جملہ احباب جماعت وعہدہ داران جماعت ہائے مقامی کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے بقایوں کے صاف کرنے میں ابھی سے سخت جدوجہد شروع کر دیں۔ تاکہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء کے بعد نظارت ہذا زیادہ سے زیادہ بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کے نام حضور کی خدمت مبارک میں بغرض دعا پیش کر سکے۔ اللہ تعالےٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔ آمین

ناظر بیت المال

دریا کے کنارے

دریا کے کنارے کی ایک غریب احمدیہ جماعت کی طرف سے جس کے ارد گرد دور دور تک بہت سے گاؤں زیر تبلیغ ہیں۔ اور روز بروز احمدیت کے قریب ہو رہے ہیں۔ یہ پیغام آیا ہے۔ کہ ہمیں آئے دن بعض سوالوں کے جواب میں حوالے دکھانے کے لئے کتابیں پیش کرنے کی ضرورت رہتی ہے۔ اور ویسے بھی لوگوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے اور سننے کا شوق بڑھتا جا رہا ہے۔ مبلغ جو اس علاقہ میں ہیں۔ ان کی رائے ہے۔ کہ اس مقام پر ایک احمدیہ لائبریری قائم کی جائے۔ اس کے لئے ہم زمین اور لکڑی مہیا کر سکتے ہیں۔ اور محنت مزدوری بھی ایک حد تک ممکن ہے مفت مل جائے اس کے علاوہ اخراجات تعمیری جن کا تخمینہ چالیس روپے ہے۔ اور کتابوں کی ضرورت ہے۔

ناظرین الفضل کے سامنے یہ ضرورت پیش کر دی جاتی ہے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ جس سے یہ کام لینا چاہے اس سے لے لے۔ اور دریا کے کنارے ایک چشمہ روحانی بھی جاری کر دے۔

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

چیکوسلواکیہ کے بعد بوہیمیا اور موراویا پر جرمن قبضہ

چیکوسلواکیہ کو اپنے قبضہ میں لانے کے بعد ہٹلر نے اعلان کیا ہے۔ کہ بوہیمیا اور موراویا جرمن علاقے ہیں۔ جنہیں زبردستی چیکوسلواکیہ کی مصنوعی سلطنت کا جزو بنا دیا گیا تھا۔ اس کے بعد ان علاقوں میں ہمیشہ بے اطمینانی موجود رہی ہے - یہ علاقے یورپ کے امن کے لئے ہمیشہ ایک خطرہ بنے رہتے ہیں - اس لئے چیکوسلواکیہ کی طرح انہیں بھی جرمنی میں شامل کر لیا گیا ہے - ان علاقوں کے باشندے بھی اب جرمن شہری تسلیم کئے جائیں گے - اور جرمن قوانین کے ماتحت رہیں گے - اینٹی یہودی قوانین یہاں بھی نافذ ہوں گے - ان علاقوں کا نظم و نسق خود اختیاری ہوگا - لیکن صدر اعلےٰ کیلئے ہٹلر کا معتمد ہونا لازمی ہوگا - ۱۶ مارچ کو ہٹلر خود پراگ پہنچا - اور حکم دیا کہ پرانے شاہی محل پر قبضہ کر کے نازی جھنڈا اس پر لہرایا جائے - چنانچہ اس کی تعمیل کی گئی - پرانی گورنمنٹ مستعفی ہوگئی -

چیکوسلواکیہ پر جرمن قبضہ کے متعلق وزیراعظم برطانیہ کا بیان

۱۵ مارچ کو مسٹر چیمبرلین وزیراعظم برطانیہ جب چیکوسلواکیہ پر جرمن کے قبضہ کے متعلق بیان پڑھنے کے لئے ہاؤس آف کامنز میں داخل ہوئے - تو حزب مخالف کے ارکان نے طنز یہ فقرے کہے اور آوازے کسے - وزیراعظم نے اپنے بیان میں کہا - کہ برطانوی گورنمنٹ نے معاہدہ میونچ میں حصہ لینے والی دوسری حکومتوں کے ساتھ اتفاق آرا پیدا کرنے کے لئے جو کوششیں کی تھیں وہ ناکام ہوگئی ہیں - اور اس لئے اس کے رو سے جو پابندیاں ہم پر عاید ہوتی تھیں اب ہم ان سے بری الذمہ ہیں - معاہدہ میونچ ایک صحیح اقدام تھا - اور دنیا میں بالعموم اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا تھا - اس کی پابندی جرمنی پر ضروری تھی - اور اس لئے ہمیں کبھی یہ گمان بھی نہ تھا - کہ وہ چیکوسلواکیہ پر قبضہ کرے گا - اس معاہدہ کے مفہوم میں جو تبدیلی کی گئی ہے وہ اس کے منشاء کے مطابق نہیں - جرمنی نے ایسے لوگوں کے ملک کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے جن کا اس کے ساتھ کوئی نسلی رشتہ نہیں - اور یہ بات ایسی ہے - جو بین الاقوامی صورت حالات کو خراب کئے بغیر نہیں رہ سکتی - گو ہمیں اپنی پالیسی میں ناکامی ہوئی ہے - لیکن چونکہ نہایت اہم مقاصد ہمارے پیش نظر ہیں - اس لئے میں انہیں نظر انداز نہیں کر سکتا -

معاہدہ میونچ اور چیکوسلواکیہ پر قبضہ

جس وقت معاہدہ میونچ مرتب ہوا - یورپ کی چار بڑی بڑی طاقتوں نے چیکوسلواکیہ کو حفاظت کا یقین دلایا تھا - اور وعدہ کیا تھا کہ سوڈیٹن لینڈ کی علیحدگی کے بعد اس کی سرحدات کو محفوظ رکھنے کے وہ ذمہ دار ہوں گے - برطانیہ - فرانس - اٹلی اور جرمن سب نے یہ ذمہ داری اٹھائی تھی - کہ چیکوسلواکیہ پر کوئی بیرونی طاقت بغیر معقول وجہ اشتعال اگر حملہ کر دے - تو وہ اس کی حفاظت کرینگے لیکن ہوا یہ ہے کہ ۱۵ مارچ کو طلوع ہونے والے آفتاب کے ساتھ اس بدنصیب ملک کا نام نقشۂ عالم سے مٹ چکا - اور وہ سلطنت جرمنی میں مدغم ہو گیا - اس اتنے بڑے واقعہ کو فرانس میں تو کوئی چنداں اہمیت ہی نہیں دی گئی - اور وہ قریباً خاموش ہے - برطانوی وزیراعظم نے اس کے متعلق جو بیان دیا ہے وہ اوپر درج ہو چکا ہے - البتہ انگلستان میں بعض لوگوں میں ایک ہیجان پیدا ہوا تھا - جنہیں یہ کہہ کر خاموش کر دیا گیا - کہ چیکوسلواکیہ میں رونما ہونے والے واقعات کی تصدیق تاحال سرکاری ذرائع سے نہیں ہو سکی - اور بیرونی ایجنسیوں کی خبروں پر اعتماد نہیں کرنا چاہئیے - نیز حکومت نے یہ بھی کہا ہے - کہ معاہدہ میونچ میں حفاظت کی ذمہ واری بیرونی حملہ کے مقابلہ پر کی گئی تھی - لیکن اب کسی بیرونی دشمن نے حملہ نہیں کیا - بلکہ سلواک اور چیک باہم دست و گریباں ہوئے - اور سلواکو نے جرمنی سے امداد طلب کر لی - اس صورت میں ہم پر حفاظت کی ذمہ واری عاید نہیں ہوتی - نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ذمہ واری صرف برطانیہ پر ہی نہیں - بلکہ اٹلی اور جرمنی بھی اس ذمہ واری میں شامل ہیں -

روم کے سیاسی حلقے اس صورت حالات کو نہایت خطرناک قرار دے رہے ہیں اور وہاں یہ خیال کیا جا رہا ہے - کہ اس سے ایک ایسی آتش جنگ کے مشتعل ہو جانیکا امکان ہے - جو تمام یورپ کو اپنی لپیٹ میں لے لیگی - سلواکیہ کے مطالبہ آزادی کے ساتھ بھی اٹلی کے سیاسی حلقوں میں ہمدردی کا اظہار کیا جا رہا ہے - حال میں انگلستان نے قریباً ایک کروڑ پونڈ قرضہ چیکوسلواکیہ کو اپنی حالت کی درستی کیلئے دینے کا وعدہ کیا تھا - اس کے متعلق دارالامرا میں لارڈ ہیلیفکس نے کہا - کہ اب یہ تجویز منسوخ کر دی گئی ہے

چیکوسلواکیہ کا ذکر برطانوی پارلیمنٹ میں

۱۶ مارچ کو پارلیمنٹ کے اجلاس میں وزیراعظم نے کہا کہ جرمنی کے اس نئے اقدام پر مفصل بیان کے لئے مجھے مہلت دی جانی چاہئیے نیز ہمیں اپنی امن پسندی کی پالیسی پر بدستور کاربند رہنا چاہئیے - حزب مخالف کے ارکان نے بہت سخت تقریریں کیں - اور کہا کہ اگر برطانیہ نے اپنی روش میں تبدیلی نہ کی - تو یورپ کو سخت مشکلات کا سامنا ہوگا - چھوٹی چھوٹی حکومتوں کو ہر وقت خطرہ لاحق رہتا ہے - بلکہ بڑی بڑی حکومتیں بھی ہر وقت کانپ رہی ہیں - حکومت کو چاہئیے کہ دنیا کی تمام جمہوریتوں کی قوتوں کو جمع کر کے بین الاقوامی امن و امان کی حفاظت کرے - مسٹر ایڈن سابق نائب وزیر خارجہ نے ایک ہنگامہ خیز تقریر کی - جس میں کہا کہ کوئی شخص اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا - کہ کچھ وقفہ کے بعد یورپ میں کوئی اور ایسا ہی حادثہ پیش آئے گا - جرمنی اب کسی نئے شکار کی تلاش کرے گا - اس پر جھپٹے گا اور پھر اس کا بھی یہی انجام ہوگا - اس وقت دنیا میں حکمرانی کا وقار زائل ہو رہا ہے - اور اگر اس صورت حالات کا مقابلہ نہ کیا گیا - تو سخت بین الاقوامی مشکلات پیدا ہو جائیں گی -

آخر میں آپ نے اس بات پر زور دیا - کہ برطانوی حکومت میں اب فوری تبدیلی ضروری ہے - جملہ پارٹیوں کی ایک مشترکہ وزارت قائم ہونی چاہئیے - یورپ کی فوجی اور جنگی حالت کا مطالعہ کرنا چاہئیے - اور پھر ان تمام حکومتوں سے مل کر جو ہمارے ساتھ متفق ہیں - کوئی مؤثر قدم اٹھانا چاہئیے - یہ بھی تحریک پیش کی گئی - کہ چیکوسلواکیہ پر جرمن قبضہ تسلیم نہ کیا جائے - سوالات کے جواب میں وزیراعظم نے کہا کہ برطانوی سفیر متعینہ برلن کو واقعات کی رپورٹ دینے کے لئے یہاں بلانے کا سوال زیر غور ہے - اسی طرح اس سوال کے جواب میں کہ کیا چیکوسلواکیہ پر جرمن قبضہ کے خلاف حکومت برطانیہ جرمنی کے پاس احتجاج کرے گی - وزیراعظم نے کہا - کہ اس سوال کا پہلے نوٹس دیا جانا چاہئیے - بعد کی ایک اطلاع ہے کہ ایک احتجاجی نوٹ برلن روانہ کیا گیا ہے -

اہم ملکی حالات اور واقعات

وائسرائے ہند کیساتھ گاندھی جی کی دوسری ملاقات

۱۶ مارچ کو ساڑھے چار بجے شام وائسرائے ہند نے پھر گاندھی جی کو یاد کیا۔ اور آپ پیغام موصول ہوتے ہی فوراً وائسریگل لاج کو چلے گئے۔ اور ساڑھے سات بجے واپس آئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس ملاقات میں راجکوٹ کے علاوہ دیگر ریاستوں کے معاملات پر بھی بحث ہوتی رہی۔ ریاست ٹراونکور میں سٹیٹ کانگرس نے ۲۵ مارچ سے ستیہ آگرہ شروع کرنے کا اعلان کر رکھا ہے۔ اور ریاست کے دیوان نے واضح طور پر انتباہ کیا ہے۔ کہ کانگرس کی مداخلت وہ اپنی ریاست میں گوارا نہیں کریں گے۔ اس کے متعلق بھی بات چیت ہوتی رہی۔ سردار پٹیل کو گاندھی جی کی قیام گاہ پر ایک سربمہر لفافہ پیش کیا گیا۔ جس کے متعلق انتہائی رازداری سے کام لیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سر مورس گوائر چیف جسٹس فیڈرل کورٹ نے متنازعہ کیس ابھی اپنے ہاتھ میں نہیں لیا۔ بلکہ وہ گاندھی وائسرائے ملاقات کے نتیجہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس میں دائرہ تحقیقات اور طریق عمل بھی معین کیا جائیگا۔

مرکزی اسمبلی کی کارروائی

۱۵ مارچ کو مرکزی اسمبلی میں یہ دریافت کیا گیا۔ کہ آئندہ مردم شماری کے موقعہ پر کیا حکومت یہ معلوم کرنیکا بھی انتظام کرے گی۔ کہ مختلف خاندانوں کا گذارہ کس طرح چل رہا ہے۔ اور ملک میں کس قدر بیکار لوگ ہیں۔ ہوم ممبر نے کہا۔ کہ گذشتہ مردم شماری کے تجربہ کی بنا پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس قسم کی اطلاعات بہم پہنچانا بہت مشکل ہے۔ اور اس پر خرچ آئے گا۔ وہ فائدہ کی نسبت بہت زیادہ ہوگا۔ ایک اور سوال کے جواب میں ڈیفنس سیکرٹری نے کہا کہ اگر کبھی ہندوستان پر بحری حملہ ہو۔ تو اس کی مداخلت کی ذمہ واری رائل نیوی پر ہے۔ رائل انڈین نیوی محض اس کی امداد کے لئے ہے ایک سوال میں حکومت سے دریافت کیا گیا۔ کہ حضور نظام کی مملکت میں برطانوی ہند کے لوگ جو شورش کر رہے ہیں اس کے انسداد کے لئے کیا قانون تحفظ والیان ریاست کا نفاذ کیا جائے گا۔ اس کے جواب میں کہا گیا۔ کہ حکومت ہند نے اس قانون کے استعمال کے اختیارات صوبائی حکومتوں کو منتقل کر دیئے ہوئے ہیں۔ اس لئے حکومت ہند اس کے استعمال کے معاملہ میں مداخلت نہیں کر سکتی۔

ایک کانگرس ممبر نے حکومت کے خلاف ملامت کی تحریک اس بنا پر پیش کی۔ کہ دفاعی امور میں وہ اہل ہند کو اپنا معتمد بنانا نہیں چاہتی۔ محرک نے تقریر کرتے ہوئے کہا ہندوستان کے دفاعی اخراجات ۲۵ کروڑ سے زیادہ نہیں ہونے چاہئیں۔ کیونکہ یہ ایک صلح پسند ملک ہے۔ جسے بین الاقوامی جھگڑوں سے کوئی سروکار نہیں۔ اس لئے اتنے خرچ سے یہ اپنی حفاظت کا معقول انتظام کر سکتا ہے۔ حکومت کی سرحدی پالیسی کی مذمت کرتے ہوئے محرک نے کہا کہ وہاں پانی کی طرح روپیہ بہایا جا رہا ہے۔ یورپین گروپ کے ایک ممبر نے بھی اس خیال کی تائید کی کہ دفاعی امور میں ہندوستانیوں کو معتمد بنانا ضروری ہے۔ وزیر خارجہ سر آبرے میٹکاف نے تقریر کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کی سرحد پالیسی کامیاب نہیں ہوئی ۱۹۳۶ء سے مسلسل وزیرستان میں گڑبڑ پائی جاتی ہے۔ اور اسکی بنا بعض مذہبی رہنماؤں کا یہ پروپیگنڈا ہے کہ اسلام

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن۔ ۱۶ مارچ جمہوریہ فرانس کے صدر معہ اپنی اہلیہ کے آئندہ دوشنبہ کو یہاں آرہے ہیں۔ ان کا شاہانہ استقبال کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ریلوے سٹیشن پر ملک معظم معہ ملکہ ان کا استقبال کریں گے۔

لاہور۔ ۱۶ مارچ اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ اس سال گرمیوں کے موسم میں اسمبلی کا اجلاس شملہ میں نہیں بلکہ لاہور ہی میں منعقد ہوگا۔

دہلی۔ ۱۶ مارچ انگلستان اور ہندوستان کے مابین مجوزہ تجارتی معاہدہ کا مسودہ آئندہ بدھ کے روز دونو جگہ بیک وقت شائع کر دیا جائے گا۔ اور مرکزی اسمبلی میں اس پر غور کیا جائے گا۔

بریلی۔ ۱۶ مارچ۔ بدایوں اور نواحی علاقوں میں فرقہ وارکشیدگی بہت بڑھ رہی ہے۔ ایک گاؤں میں بہت بڑا ہجوم جمع ہوگیا۔ جسے منتشر ہونے کا حکم دیا گیا۔ مگر اس نے تعمیل نہ کی۔ پولیس نے گولی چلادی۔ جس سے چار اشخاص ہلاک ہوگئے۔

پشاور۔ ۱۶ مارچ شہر سے باہر بعض نامعلوم اشخاص نے حملہ کر کے چار ہندوؤں کو چھروں سے زخمی کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں فرقہ وارانہ فضا خراب ہوگئی۔ ہندو سکھوں نے دوکانیں بند کر دیں۔ اکا دکا حملے بھی شروع ہو گئے۔ لیکن آخر پولیس نے حالات پر قابو پالیا۔ اور کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہ ہوا۔

لنڈن ۱۶ مارچ۔ حکومت چین اور ایک برطانوی کمپنی کے مابین ایک معاہدہ قرار پایا ہے۔ جس کے روسے کمپنی تین سو لاریاں ساز وسامان سے لدی ہوئی چین میں پہنچانے کی ذمہ وار ہوگی۔ کل سامان ۲ لاکھ ۲۲ ہزار پونڈ کی مالیت کا ہوگا۔

دہلی ۱۶ مارچ مسٹر جناح نے اعلان کیا ہے۔ کہ مولانا شوکت علی کی جگہ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کی رکنیت پر بیگم مولانا محمد علی صاحبہ کو مقرر کیا گیا ہے

دھنباد ۱۶ مارچ مسٹر بوس صدر کانگرس کی حالت سخت بے چینی میں گذری دونو پھیپھڑے تا حال ماؤف ہیں۔ بخار ۱۰۱ ڈگری کا ہے۔

پراگ ۱۶ مارچ جرمن حکومت نے چیکوسلواکیہ کے تمام باشندوں سے ریڈیو سیٹ واپس لے لئے ہیں۔ صرف فوجی افسروں کے پاس رہنے دئے ہیں۔

بڑودہ۔ ۱۶ مارچ۔ دربار نے ریفارمز کمیٹی کی رپورٹ کو منظور کر لیا ہے۔ اور ایک اعلان کے ذریعہ پبلک سے خواہش کی ہے کہ معیار حق رائے دہندگی۔ حلقہ جات کی حد بندی اور طریق انتخاب وغیرہ کے متعلق اپنے مشورے حکومت کے پیش کریں۔

پٹنہ ۱۶ مارچ۔ آج پھر فتوا اور بانکا گھاٹ سٹیشنوں کے درمیان ای۔ آئی۔ آر کی ریلوے لائن کو اکھاڑنے کی کوشش کی گئی۔ مگر چونکہ اس شرارت کا قبل از وقت علم ہوگیا۔ اس لئے کوئی نقصان نہیں ہوا۔

پٹنہ ۱۶ مارچ اسمبلی میں حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ گذشتہ سال پولیس کی وردیوں کے لئے بیس ہزار روپیہ کا کھدر خریدا گیا تھا۔ اور اس سال ۹۲ ہزار کا خریدا جائے گا۔ آل انڈیا سپنرز ایسوسی ایشن سے جس قدر کھدر مل سکے گا۔ حکومت لے لیگی۔

ماسکو۔ ۱۶ مارچ سوویٹ گورنمنٹ نے گذشتہ پانچ سالوں میں اپنی فوج دگنی کر دی ہے۔ ہوائی طاقت میں ۱۳۰ فیصدی اضافہ کر دیا ہے۔ اس کے پاس ایسے ہوائی جہاز ہیں۔ جو تین سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتے ہیں۔

مدراس ۱۶ مارچ اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ مدراسیوں کو فوج میں بھرتی کرنے کے متعلق میری حکومت نے کئی بار حکومت ہند کو لکھا ہے۔ لیکن وہ اس معاملہ میں کوئی کارروائی کرنے کے لئے تیار نہیں

کلکتہ ۱۶ مارچ آج اسمبلی میں کلکتہ پولیس امنڈمنٹ بل پاس ہوگیا جس کے رو سے پولیس کمشنر کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ جس جلسہ میں مناسب سمجھے۔ پولیس کے رپورٹر تقریریں قلم بند کرنے کے لئے بھیج سکتا ہے

لنڈن۔ ۱۶ مارچ دمشق کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ شامی گورنمنٹ مستعفی ہوگئی ہے۔ اور نئی وزارت کے سلسلہ میں گفت وشنید ہو رہی ہے۔

لکھنؤ ۱۶ مارچ۔ اسمبلی میں بجٹ پر بحث کے دوران میں ایک ممبر نے اس امر پر اعتراض کیا۔ کہ جیل خانوں میں قیدیوں کی آسائش کے اس قدر سامان کئے جارہے ہیں۔ حالانکہ جیل سے باہر لوگوں کو کھانے کو نہیں ملتا۔

کلکتہ ۱۶ مارچ۔ بنگال اسمبلی میں حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس نے جل پائیگوڑی۔ مالدہ۔ مدنا پور۔ بوگرہ۔ چٹا گانگ پہاڑی علاقے ہوڑہ اور ۲۴ پرگنہ کو مزید مالی اعانت پہنچانے کی منظوری دی ہے۔ تا لوکل بورڈ اپنے اپنے علاقہ میں سڑکوں اور پلوں کی مرمت نیز درسگاہوں کی مرمت کر سکیں۔

الہ آباد ۱۶ مارچ۔ مصر کی وفد پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا نے پنڈت نہرو اور بعض دیگر کانگرسی لیڈروں کو بذریعہ تار دعوت دی ہے۔ کہ ان کے سالانہ اجلاس میں شریک ہوں۔ جو اگلے مہینہ منعقد ہو رہا ہے۔

امرتسر ۱۶ مارچ یہاں کی منڈی میں گندم ہاڑ کا نرخ ۲ روپے ۷ آنے ۸ پائی چنے ۲ روپے پندرہ آنے ۴ پائی لاہور میں گندم ۲ روپے ۶ آنے ۵ پائی ہے۔ کراچی میں روئی کا نرخ ۱۴ روپے ۱۴ آنے ۶ پائی ہے۔ دہلی میں سونا ۳۷ روپے ۱۰ آنے تولہ اور چاندی ۵۳ روپے ۵ آنے فی سو تولہ ہے۔

صوفیہ ۱۶ مارچ حکومت ترکی کوشش کر رہی ہے۔ کہ بلغاریہ کو میثاق بلقان میں شریک کر لیا جائے۔ اسی سلسلہ میں آج وزیر اعظم بلغاریہ انگورہ گئے ہیں۔

کویت ۱۵ مارچ۔ کویت میں فسادات رونما ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے جس کو دبانے کی کوشش کرتے ہوئے شیخ کویت بھی زخمی ہوگئے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ حکومت نے ایک شخص کو باغیانہ خیالات کی اشاعت کے جرم میں سزائے موت دی اور گولی سے اڑا دیا تھا۔ اس کے حامیوں کی طرف سے یہ فسادات بپا کئے گئے۔

دہلی۔ ۱۶ مارچ۔ مرکزی اسمبلی میں کانگرس پارٹی کی طرف سے پیش شدہ تخفیف کی دو تحریکات منظور ہوگئیں ایک یہ تھی۔ کہ حکومت ہند بیرونی ممالک میں رہنے والے ہندوستانیوں کے مفاد کی حفاظت سے قاصر رہی ہے۔ اور نیز یہ کہ اس نے ہندوستانی ناریل کی صنعت کی حفاظت کے لئے کوئی مؤثر قدم نہیں اٹھایا ایک اور تحریک شاہی قیدیوں کو رہا نہ کرنے کے متعلق پیش ہوئی۔ جس کے متعلق ہوم ممبر نے کہا۔ کہ ایک غیر جانبدار کمیشن حکومت کے نظریہ کی تائید کر چکا ہے۔

رن پورہ ۱۶ مارچ ریاست ہذا کے ریذیڈنٹ میجر بیزل گیٹ ۱۵ فروری کو ایک ہجوم نے ہلاک کر دیا تھا۔ آج عدالت نے اس کے قتل کے الزام میں ۲۴ اشخاص کو سشن سپرد کر دیا۔ اور دو کو بری۔

دہلی ۱۶ مارچ۔ کونسل آف سٹیٹ میں ایک ریزولیوشن پاس ہوگیا۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ کینیا میں ہندوستانیوں کے ساتھ جو ناانصافی ہو رہی ہے۔ اس کے خلاف ہندوستان میں ناراضگی اور غم وغصہ کی اطلاع ملک معظم کو پہنچائی جائے اس سوال کے جواب میں کمانڈر انچیف نے کہا۔ کہ فوج کے ہندوستانی افسروں کو بھی اتنی ہی تنخواہیں دی جاتی ہیں جتنی برطانیہ میں فوجی افسروں کو۔

رنگون۔ ۱۵ مارچ۔ آج برما کی تاریخ میں پہلی بار زنانہ پولیس نے عورت پکٹروں کو منتشر کرنے کے لئے ڈنڈا چارج کیا۔ برمی عورتیں ہڑتال کرانے کے لئے بسوں اور ٹریم کاروں کے سامنے لیٹ گئیں پولیس نے ہجوم کو منتشر کر دیا۔ اور پکٹروں کو پولیس کار میں بٹھا کر حوالات میں لے گئی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی۔